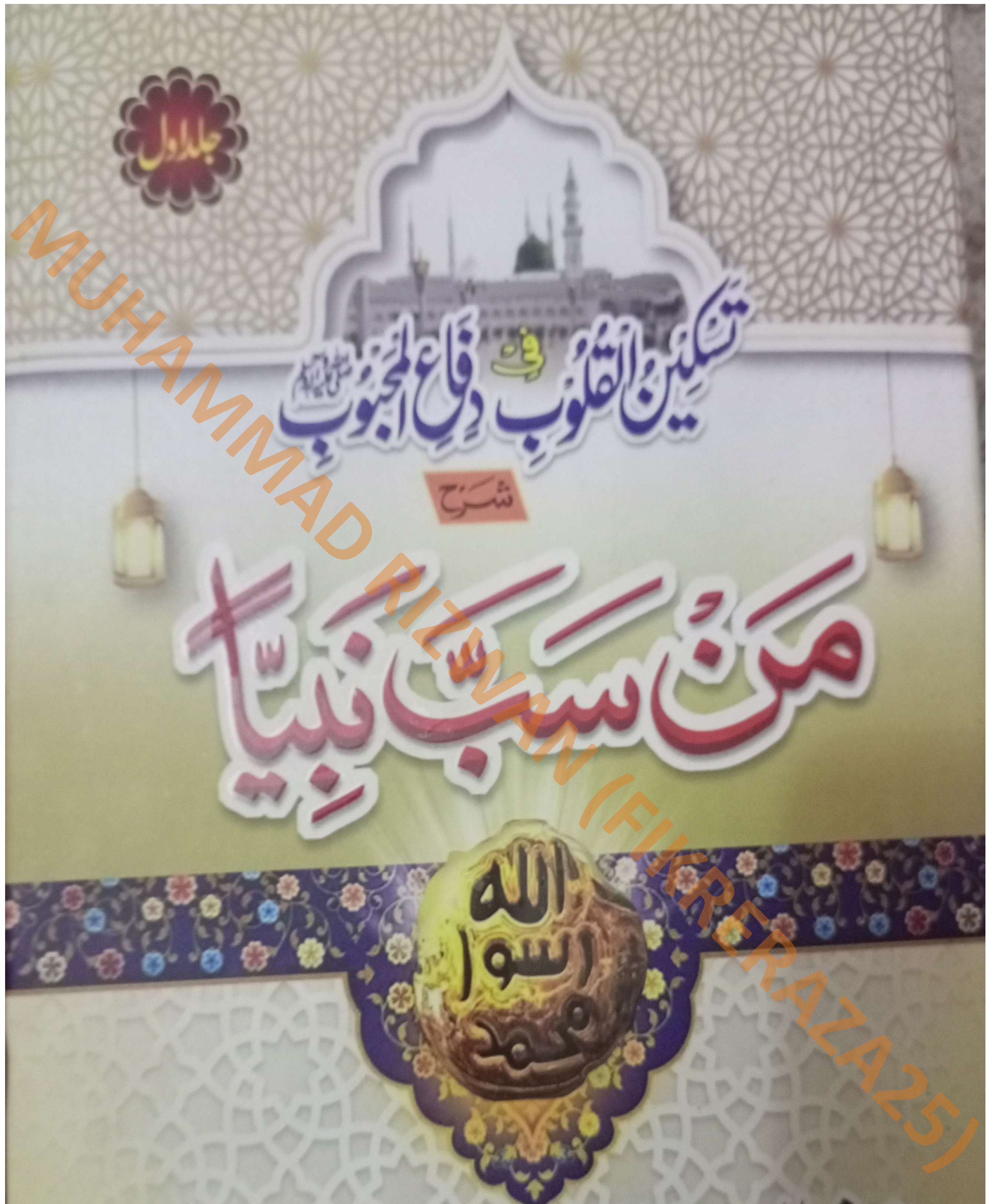


جلد اول
تسکین القلوب فی دفاعِ المحبوب ﷺ
شرح
من سبَّ نبیاً
اللہ
رسول
محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدیث من سب نبیاً فاقتلوہ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ الْقَاضِي بِمَدِينَةِ طَبَرِيَّةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَبَّ الْأَنْبِيَاءَ قُتِلَ، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي جُلِدَ.

ترجمہ: حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے انبیاء کرام علیہم السلام کو گالی دی اس کو قتل کیا جائے اور جس نے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دی اس کو کوڑے مارے جائیں۔

المعجم الصغير: سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (١: ٣٩٣) دار عمار بيروت، عمان

حدیث ''من سب نبیاً فاقتلوہ'' کے متعلق فیصلہ کن بات

یادرہے کہ علماء کی ایک جماعت کا یہ طریقہ بھی رہا ہے کہ اپنے مطلوب کے بارے میں پہلے وہ صحیح دلائل بیان کر دیتے ہیں اور پھر کچھ ایسی احادیث بھی بیان کر دیتے ہیں جن کی سند یا دعویٰ پر دلالت میں کچھ ضعف ہوتا ہے تو یہ بات اصل مطلوب کے ثبوت میں نقصان دہ نہیں ہوتی ہے کیونکہ ان ضعیف روایات کو انہوں نے بطور استدلال نہیں بلکہ صرف استشہاد کے طور پر بیان کیا ہوتا ہے۔

حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے گستاخ کے قتل کے معاملے میں قرآن اور آپ ﷺ کے فیصلے بہت تعداد میں موجود ہیں جیسے کعب ابن اشرف، ابورافع، ابن خطل اور اس کی لونڈیوں کے متعلق آپ ﷺ کے فیصلے صحیح سند کے ساتھ موجود ہیں، اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر موجودہ دور تک تمام علمائے کرام اور ائمہ کا فیصلہ یہی ہے گستاخ کی سزا سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے، یادرہے کہ یہ حدیث شریف بطور استدلال نہیں بلکہ بطور استشہاد کے بیان کی جاتی ہے۔ لھذا حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ کے گستاخ کے قتل کے معاملے میں صرف یہی حدیث نہیں ہے اور نہ ہی گستاخ کے قتل کے معاملے کا دارومدار اسی روایت پر ہے۔

اصول روایت حدیث کے مطابق اگرچہ اصولی طور پر احادیث کی جانچ پڑتال کا مدار سند پر ہوتا ہے، لیکن بعض دفعہ سند صحیح ہونے کے باوجود حدیث کسی علت کی بنیاد پر حجت نہیں بنتی، اسی طرح بعض دفعہ حدیث سند کے لحاظ سے تو کمزور ہوتی ہے، لیکن دیگر قرائن وشواہد وتوابع کی وجہ سے وہ صحیح اور قابل استدلال قرار پاتی ہے، یہ حدیث بھی اگرچہ سند کے لحاظ سے کمزور ہے، لیکن چونکہ معنوی طور پر قرآن مجید اور دیگر صحیح احادیث سے اس کے معنی ومضمون کی تائید اور توثیق ہوتی ہے، جیسا کہ تنبیہ الولاۃ والحکام میں علامہ شامی رحمہ اللہ تعالی کی ذکر کردہ آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ، بلکہ اجماع امت اور قیاس صحیح سے بھی اس کی توثیق ہوتی ہے کہ مسلمان اور کافر دونوں شاتمانِ رسول کی سزا قتل ہے، لہذا اس کے معنوی طور پر صحیح اور قابل استدلال ہونے میں کوئی شک نہیں، یہی وجہ ہے کہ شروع سے ہی محدثین کرام اسے کتب حدیث میں بطور حدیث شریف کے اور تمام فقہاء کرام حکم ساب کے بارے میں ذکر فرماتے آرہے ہیں، اور باوجود ضعف سند کے کسی نے بھی اس کے ناقابل اعتبار واستدلال ہونے کی بات نہیں کی۔